Name of Scholar: Mohd. Mukeem

Name of Supervisor: Prof. Ahmad Mahfooz

Department of Urdu, Jamia Millia Islamia, New Delhi

"Nasikh Aur Talamzae Nasikh: Tahqiqi-o-Tanqidi Mutalah"

اردو شاعری خصوصاً غزل کے میدان میں شیخ ناسخ (ولادت ۱۱۸۵ھ مطابق ۱۷۷۲ وفات ۱۲۵۴ھ مطابق ۱۸۳۸) کی انفرادیت اور ایک نئی طرح کی آبیاری اور کثیر شاگردوں کی تربیت اس بات کا تقاضا کرتی تھی کہ شیخ ناسخ اور ان کے تلامذہ کی خدمات کو واضح کیا جائے۔ یہ مقالہ اسی تقاضے کو پورا کرنے کی کوشش ہے۔ موضوع کا حتی الامکان احاطہ کرنے کے لیے مقالے کو پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

پہلا باب: شیخ ناسخ کے سوانحی حالات

دوسراب باب: استادی اور شاگردی کی روایت

تیسرا باب: تلامذۂ ناسخ: احوال اور کلام

چوتھا باب: تلامذۂ ناسخ کی لسانی خدمات: میر علی اوسط رشک کے خصوصی حوالے سے

پانچواں باب: ناسخ اور آتش کے تلامذہ: امتیاز اور مماثلت

پہلے باب میں شیخ ناسخ کی حیات کے اہم واقعات اور ضروری گوشوں پر مفصل روشنی ڈالی گئی ہے۔ مثال کے طور پر: آصف الدولہ کے عہد میں شیخ ناسخ کی شاعری کا آغاز، سعادت علی خاں کے عہد میں شیخ ناسخ ممتاز شعرا میں شمار کیے جانے لگے، غازی الدین حیدر کے زمانے میں شیخ ناسخ کی شاعری کا عہد زریں، فارغ البالی اور معتمد الدولہ آغا میر سے ان کے تعلقات کی نوعیت، نصیر الدین حیدر کے عہد میں شیخ ناسخ کی پریشانیوں اور مصائب کے اسباب، شیخ ناسخ کی لکھنؤ سے جلاوطنی اور دائرۂ شاہ اجمل، الہ آباد میں قیام۔ پانچ سال کے بعد الہ آباد سے لکھنؤ کے لیے روانگی اور راستے میں قلیل مدت کے لیے کانپور میں قیام، کانپور سے لکھنؤ کی روانگی اور پھر محمد علی شاہ کے عہد میں شیخ ناسخ کا انتقال وغیرہ۔ آخر میں ''آب حیات'' کے ان بیانات کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے جو شیخ ناسخ کی حیات اور فن کے بارے میں تھے۔

دوسرے باب میں 'استادی اور شاگردی کی روایت' کے آغاز وارتقا پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ میری کوشش یہ رہی ہے

کہ میں استادی اور شاگردی کے ادارے کے نقطۂ آغاز کو نشان زد کروں۔ تلاش و جستجو کے عمل میں پایا گیا کہ اس ادارے کی ایجاد کا سہرا ہندوستان کے سبک ہندی کے شعرا کے سر ہے۔ ریختے کی شاعری کے حوالے سے ابتدائی دور میں کل آٹھ تربیت گاہوں کی نشان دہی کی گئی ہے: مرزا عبدالقادر بیدل کے سالانہ عرس کا اجتماع، خان آرزو کا مکان، شاہ تسلیم کا تکیہ، خواجہ میر درد کی خانقاہ، میر تقی میر کی ڈیوڑھی، مراختۂ میر سجاد، مراختۂ جعفر علی خاں ذکی، مراختۂ میر علی تقی۔ آغاز کا پتہ لگانے کے بعد اصلاح سخن کی رسومیات، اخلاقیات اور اصول و مبادیات کو واضح کیا گیا ہے۔ استادی اور شاگردی کے ادارے کے زوال کے اسباب اور اس کی افادیت پر گفتگو کی گئی ہے۔ چوں کہ یہ مقالہ شیخ ناسخ اور ان کے تلامذہ کے متعلق ہے اس لیے آخر میں شیخ ناسخ کی ان اصلاحات کو درج کر دیا گیا ہے جو انھوں نے اپنے تلامذہ کے کلام پر دیں تھیں۔

تیسرا باب شیخ ناسخ کے شاگردوں کے سوانحی کوائف اور منتخب نمونۂ کلام پر مبنی ہے۔ شاگردوں کی مجموعی تعداد سو ہے۔ شیخ ناسخ کے کل سو شاگردوں کے نمونۂ کلام کی پیش کش میں بعض وجوہ سے تعداد اشعار کا تعین نہیں کیا گیا ہے۔ میں نے یہ کوشش کی ہے کہ کلام کا انتخاب اس طور پر کیا جائے کہ لسانی اصلاحات سے ماورا تلامذۂ ناسخ کی کوئی پہچان بن سکے۔ علاوہ ازیں تین شعرا آغا حجو شرف، کرامت علی شہیدی اور مہدی علی خاں جلیس کے بارے میں یہ شبہ ہے کہ تلامذۂ ناسخ میں سے ہیں اس لیے انھیں اس مقالے میں شاگردوں کی فہرست میں شامل کرنے کے بجائے الگ سے درج کیا گیا ہے۔

چوتھے باب میں شیخ ناسخ کے شاگردوں کی ان خدمات کا جائزہ لیا گیا ہے جو اصلاح زبان یعنی لسانی اصلاحات سے متعلق ہیں۔ لسانی اصلاحات کے بیشتر اصول و قوانین کے حقیقی واضع میر رشک ہی تھے۔ اس لیے لسانی اصلاحات کی خدمات کا جائزہ میر رشک کے خصوصی مطالعے پر مبنی ہے۔ اس ضمن میں کلب حسین نادر کی آرا کا ذکر بھی ہو گیا ہے، اور امداد علی بحر کے رسالے ''بحر البیان'' اور میر عشق کے رسالے ''رسالۂ میر عشق'' کی خصوصیات پر بھی تبصرہ کیا گیا ہے۔

پانچویں باب میں شیخ ناسخ اور خواجہ آتش کے شاگردوں کے مابین امتیازات اور مماثلت پر اختصار کے ساتھ گفتگو کی گئی ہے۔ ان اساتذہ کے شاگردوں میں طرز جدید کا اختصاص یہ رہا کہ زبان کے تعلق سے قواعد اور اصول و ضوابط کی زیادہ پابندی ہونے لگی اور یہ عہد متروکات کی چھان بین میں اس قدر منہمک ہو گیا کہ اصول زبان کے مباحث اس عہد کا نمایاں وصف بن گئے۔ اس باب میں انھی تناظرات کا جائزہ لیا گیا ہے۔